درسِ حدیث

استقامت

ریاض الحق

عن ابی عمرو وقیل ابی عمرة سفیان بن عبد الله رضی الله عنه قال قلت یا رسول الله قل لی فی الاسلام قولا لا أسأل عنه أحدا غیرك قال: قل: آمنت بالله ثم استقم (رواہ مسلم)

ابو عمرو سے اور کہا گیا کہ ابو عمرة سفیان بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ میں نے کہا کہ اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم مجھے اسلام میں ایسی بات بتائیے کہ میں اس کے بعد کسی سے اور کوئی بات نہ پوچھوں، انہوں نے فرمایا تم کہو کہ میں اللہ پر ایمان رکھتا ہوں پھر اس بات پر ثابت قدم رہو۔

وعن ابی هریرة رضی الله عنه قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم: قاربوا وسددوا واعلموا انه لن ینجو أحد منکم بعمله قالوا ولا أنت یا رسول الله؟ قال ولا انا الا ان یتغمدنی الله برحمة منه و فضل (رواہ مسلم)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا کہ فرمایا اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے صحیح ترین اصدق وسچائی کا طرز عمل اختیار کرو اور ثابت قدمی اختیار کرو اور جان لو کہ تم میں سے کوئی ہرگز اپنے عمل سے نجات نہیں پائے گا انہوں نے فرمایا کیا آپ بھی اے اللہ کے رسول آپ نے فرمایا ہاں میں بھی نہیں مگر یہ کہ اللہ مجھے اپنی رحمت اور فضل سے ڈھانپ لے۔

اللہ نے قرآن مجید میں ارشاد فرمایا
فَاسْتَقِمْ كَمَآ اُمِرْتَ (سورۃ ہود آیت ۱۱۲)

پس آپ ثابت قدم رہیں جیسا آپ کو حکم دیا گیا ہے۔

وَقَالَ تَعَالٰی: اِنَّ الَّذِیْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا تَتَنَزَّلُ عَلَیْهِمُ الْمَلٰٓئِكَةُ اَلَّا تَخَافُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا وَاَبْشِرُوْا بِالْجَنَّةِ

بے شک جنہوں نے کہا ہمارا رب اللہ ہے پھر اس پر ٹھہرے رہے ان پر فرشتے اترتے ہیں کہ تم نہ ڈرو نہ غم کھاؤ اور خوشخبری سنو اس بہشت کی جس کا تم

اَلَّتِیْ کُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ ۝ نَحْنُ اَوْلِیٰٓؤُکُمْ
فِی الْحَیٰوۃِ الدُّنْیَا وَفِی الْاٰخِرَۃِ وَلَکُمْ فِیْهَا
مَا تَشْتَهِیْٓ اَنْفُسُکُمْ وَلَکُمْ فِیْهَا مَا تَدَّعُوْنَ ۝
نُزُلًا مِّنْ غَفُوْرٍ رَّحِیْمٍ۔ (سورۃ
فصلت آیت ۳۰ تا ۳۲)

سے وعدہ تھا ہم ہیں تمہارے رفیق دنیا میں اور
آخرت میں اور تمہارے لیے ہے وہاں جو تمہارا جی
چاہے اور تمہارے لیے ہے وہاں جو تم منگواؤ یہ
مہمانی ہے اس بخشنے والے مہربان کی
طرف سے۔

وَقَالَ تَعَالٰی: اِنَّ الَّذِیْنَ قَالُوْا رَبُّنَا
اللّٰہُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا فَلَا خَوْفٌ عَلَیْهِمْ وَلَا
هُمْ یَحْزَنُوْنَ ۝ اُولٰٓئِکَ اَصْحٰبُ الْجَنَّۃِ
خٰلِدِیْنَ فِیْهَا جَزَآءً بِمَا کَانُوْا یَعْمَلُوْنَ۔
(سورۃ الاحقاف آیت ۱۳، ۱۴)

بے شک جن لوگوں نے کہا ہمارا رب اللہ
ہے پھر ثابت قدم رہے تو نہ ڈر ہے ان پر اور نہ غم کھائیں
گے وہ ہیں بہشت کے لوگ۔ اس میں سدا
رہیں گے۔ بدلہ اس کا جو وہ کرتے
تھے۔

استقامت کے معنیٰ ہیں اللہ کی طاعت، اس کی فرمانبرداری پر لزوم اور دوام اختیار کرنا۔

ایک مومن کی اسلامی زندگی کا آغاز اس وقت ہو جاتا ہے جب وہ شعوری طور پر کہتا ہے کہ ہمارا رب اللہ ہے۔ اس کلمے سے واپس آنا اس کے لیے اتنا ہی بھاری ہوتا ہے جتنا کہ اس کو آگ میں جلایا جانا۔ اللہ کی طرف سے اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے اب اس حقیقت پر ڈٹ جانے اور اس کے لیے استقامت اختیار کرنے کا مطالبہ آجاتا ہے لیکن اس استقامت میں قیامت ہے۔ جو لوگ کہتے ہیں کہ ہمارا رب اللہ ہے ان کو اس دنیا میں لازماً آزمائش اور ابتلا سے گزرنا پڑتا ہے تاکہ پتہ چل جائے کہ وہ اپنے اس قول میں کس حد تک مخلص اور سچے ہیں ان کو شدید مشکلات اور کٹھن مراحل سے دوچار ہونا پڑتا ہے اس لیے کہ عام طور پر دنیا میں انسان کے قائم کیے ہوئے نظاموں کے خلاف اس کلمے کو بغاوت سمجھا جاتا ہے۔ ان مخالف حالات میں اللہ کے بندوں کو ثابت قدم رہنا ہوتا ہے۔ اللہ کو پوری زندگی کی طاعت مطلوب ہے اگر کچھ اوقات میں اللہ کی اطاعت کی اور کچھ اوقات میں کسی اور کی تو یہ جزوی طاعت اللہ کو قطعاً پسند نہیں۔ طاعت اور فرمانبرداری میں ثابت قدمی سے جمے رہنے کا نام اصل میں اسلام ہے۔

انسان کو اللہ نے محدود قوتوں سے نوازا ہے اور اس کی فطرت میں کچھ کمزوریاں رکھی ہیں حالات کے الٹ پھیر سے انسان متأثر ہو جاتا ہے اور اس کے پائے ثبات میں لغزش آجاتی ہے۔

ایسے میں اللہ نے اس کی دلجوئی کے لیے فرشتوں کا نزول فرمایا جو اہل ایمان کی دلجوئی فرماتے ہیں پھر ان کے لیے انتہائی خوش کن بشارتیں ہیں کہ ان پر ایسی حالت آنے والی ہے جہاں نہ کوئی خوف ہو گا نہ غم، ان کا ہمیشہ کا ٹھکانا جنت ہے اور اس میں ان کی تمام خواہشات پوری کر دی جائیں گی۔ اور سب سے بڑی خوشخبری یہ کہ اللہ فرما رہا ہے کہ اگر تم ثابت قدم رہے تو ہماری ولایت کے مستحق ہو گے دنیا میں اور آخرت میں۔ یہی دلجوئی اور خوشخبری نبی اکرم کا سب سے بڑا سہارا ہوتی تھی جب وہ حالات سے بالکل مایوس ہو جاتے تھے۔

مذکورہ بالا احادیث اور آیات ربنا اللہ کے کلمے پر ثابت قدم رہنے کی اہمیت کو واضح کرتی ہیں۔ یہ ثابت قدمی ہی فلاح و نجات کی راہ ہے۔ جیسا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جامع کلمات میں اپنے ایک صحابی کو بتا دیا کہ اسلام کا لب لباب یہ ہے کہ کہو میں ایمان لایا اللہ پر۔ پھر اس پر ثابت قدم رہو۔

رَبَّنَآ اَفْرِغْ عَلَيْنَا صَبْرًا وَّثَبِّتْ اَقْدَامَنَا۔

ڈاکٹر ابصار احمد ڈائرکٹر قرآن اکیڈمی

کی تالیف (بزبان انگریزی) صفحات - ۱۶۰

کانٹ اور کرکیگارڈ

ایک تقابلی مطالعہ

عمدہ کاغذ۔ دلآویز طباعت۔ قیمت -/۴۰ روپے

ناشر: مکتبہ کارواں، کچہری روڈ، لاہور